باب 5 شہری اور شہریت
(CITIZEN AND CITIZENSHIP)

شہری کی تعریف (Definition of Citizen)

عام طور پر شہری سے مراد شہر میں رہنے والا ہوتا ہے لیکن علم شہریت کی اصطلاح میں شہری کا مفہوم اس سے مختلف ہے یعنی شہری سے مراد وہ لوگ جن کو ایک ریاست میں رہتے ہوئے تمام سماجی، سیاسی، اقتصادی حقوق حاصل ہوں۔ اس کے بارے میں مختلف تصورات ہیں۔

قدیم تصور

قدیم یونان میں دو طرح کے افراد تھے۔ ایک وہ جن کو تمام حقوق حاصل تھے اور وہ ریاست کے تمام سیاسی معاملات میں حصہ لیتے تھے۔ دوسرے وہ جن کو حقوق حاصل نہ تھے، یہ شہری نہیں کہلاتے تھے۔ آج کے دور میں یہ تصور فرسودہ ہو چکا ہے کہ ایک ریاست کے اندر رہنے والے افراد کو دو طبقات میں بانٹ دیا جائے۔

جدید تصور

اس نظریے کے مطابق وہ تمام افراد جو کسی ریاست میں رہتے ہیں چاہے وہ شہر میں رہیں یا دیہات میں اور ان کو سیاسی، معاشی، معاشرتی حقوق حاصل ہوں شہری کہلاتے ہیں۔

مختصراً ہم شہری کی تعریف یوں کر سکتے ہیں کہ شہری سے مراد وہ تمام لوگ ہیں جو ایک ریاست کی حدود میں رہتے ہیں جن کو ریاست کے آئین کے تحت تمام قسم کے حقوق حاصل ہوتے ہیں نیز ان کو ریاست کے اندر رہتے ہوئے کچھ فرائض بھی ادا کرنے پڑتے ہیں۔

شہریت کی تعریف (Definition of Citizenship)

شہریت سے مراد وہ حق ہے جس کے تحت کسی فرد کو ریاست کے اندر معاشی، سیاسی اور معاشرتی حقوق حاصل ہوتے ہیں اس کے بدلے اس فرد کو ریاست کی طرف سے عائد کردہ قوانین کی اطاعت اور کچھ فرائض ادا کرنے پڑتے ہیں مثلاً اگر ہم کہیں کہ فلاں فرد کو پاکستان کی شہریت حاصل ہوگئی ہے تو اس کا مطلب ہے کہ پاکستان کے آئین کے تحت اس کو تمام سیاسی، معاشی اور معاشرتی حقوق حاصل ہوگئے ہیں اور اس کے بدلے اس کو آئین پاکستان کی مکمل پابندی کرنا ہوگی۔

اچھے شہری کے اوصاف
(Qualities of Good Citizen)

1-ذہانت

بلاشبہ ذہین شہری کسی بھی ملک کا قیمتی سرمایہ ہوتے ہیں۔ لارڈ برائس کا خیال ہے کہ افراد میں ذہانت کا ہونا بہت ضروری ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ افراد اپنے ملکی حالات و مسائل سے مکمل طور پر آگاہ ہونے کے ساتھ ساتھ بین الاقوامی مسائل سے بھی

تھوڑی بہت واقفیت رکھتے ہوں۔ ذرائع ابلاغ کی ترقی نے اس کو اب بہت آسان کر دیا ہے۔ ذہین افراد اپنے لیے ایسے نمائندوں کا انتخاب کریں گے جو ریاست کی ترقی وفلاح کے لیے کام کریں گے اور جس کا فائدہ ریاست کے اندر تمام افراد کو ہوگا۔ ذہین شہریوں کو کوئی بھی بے وقوف نہیں بنا سکتا۔ اپنی ذہانت کی بنا پر وہ ایسے افراد اور سرگرمیوں سے مکمل طور پر آگاہ رہتے ہیں جو ریاست کے لیے نقصان دہ ہوں۔

2- ضبط نفس

لارڈ برائس کے مطابق ضبط نفس اچھی شہریت کی خصوصیت ہے۔ جمہوریت کا بنیادی اصول یہ ہے کہ آپ دوسروں کی آراء کو برداشت کریں اور جذباتی نہ ہوں۔ اکثریت کا فائدہ اُٹھا کر اقلیت کے حقوق غصب نہ کریں اور ذاتی مفادات کو قومی مفادات پر قربان کر دیں۔ یہ صرف اسی صورت میں ممکن ہے اگر فرد کو اپنے آپ پر مکمل کنٹرول حاصل ہو۔ اگر شہریوں میں ضبط نفس موجود نہ ہو تو ایسی ریاست کبھی ترقی نہیں کر سکتی کیونکہ ہر فرد اپنے ذاتی مفادات کے لیے کام کرے گا جس کا نتیجہ انتشار اور تباہی کی صورت میں نکلے گا۔

3- روشن ضمیر ہونا

لارڈ برائس کی رائے میں روشن ضمیر ہونا ایک اچھے شہری کے لیے بہت ضروری ہے ضمیر کی آواز فرد کے لیے سب سے بڑے محافظ کا کام دیتی ہے اگر فرد باضمیر ہو تو وہ اپنے فرائض کسی خوف یا لالچ کی وجہ سے ادا نہیں کرتا بلکہ دل سے ان کو پورا کرتا ہے۔ اس طرح وہ ملک کا انتہائی قیمتی اثاثہ بن جاتا ہے۔ وہ نہ صرف خود ایک بہترین شہری ہوتا ہے بلکہ وہ دیگر شہریوں میں بھی یہ وصف پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ عوام اپنے ضمیر کی آواز کے مطابق اپنے نمائندے منتخب کرتے ہیں جو ریاست کو بہت جلد ترقی کی منازل طے کرنے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

4- حب الوطنی

کسی ریاست کو ترقی کے عروج پر لے جانے میں شہریوں کا جذبہ حب الوطنی بہت بڑا کردار ادا کرتا ہے۔ شہری اپنے ملک سے محبت کا ثبوت کئی طریقوں سے پیش کرتا ہے مثلاً وہ اپنے ملک کی بنی ہوئی اشیاء استعمال کرنے میں فخر محسوس کرتا ہے۔ وہ اپنے قومی ورثے کی حفاظت کرتا ہے۔ حب الوطنی کا سب سے بڑا اظہار جان کی قربانی دے کر کیا جاتا ہے۔ آج دنیا میں جتنی بھی ترقی یافتہ اقوام ہیں اُن میں اپنے وطن سے محبت کا جذبہ بہت زیادہ پایا جاتا ہے۔

5- تعلیم یافتہ ہونا

اچھی شہریت پیدا کرنے کے لیے بنیادی ذریعہ تعلیم ہے۔ ایک فرد اچھا شہری صرف اسی صورت میں بن سکتا ہے جب وہ تعلیم یافتہ ہو کیونکہ تعلیم یافتہ شہری اپنے حقوق وفرائض سے پوری طرح آگاہ ہوتا ہے۔ تعلیم اس کے اندر تعصب، تنگ نظری اور خودغرضی جیسے منفی رویوں کا خاتمہ کرتی ہے اور روشن خیالی، رواداری، حب الوطنی اور انسانیت دوستی کے جذبات پیدا کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پوری دنیا میں ریاستیں اپنے وسائل کا بیشتر حصہ تعلیم کے فروغ پر صرف کرتی ہیں۔

6- صحت مند ہونا

ایک صحت مند دماغ صحت مند جسم میں ہوتا ہے۔ صحت کے بغیر فرد اپنے فرائض کو پوری طرح ادا نہیں کرسکتا اور نہ ہی اپنے حقوق سے پوری طرح فائدہ اٹھا سکتا ہے کسی ملک کے دفاع، ترقی اور خوشحالی کا سارا انحصار اس کے صحت مند شہریوں پر ہوتا ہے۔ اس سلسلے میں شہریوں پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ اپنی صحت کا خیال رکھیں اور ماحول کو آلودہ نہ ہونے دیں۔ دوسری طرف ریاست پر بھی یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ شہریوں کی صحت کو قائم رکھنے کے لیے مختلف اقدامات کرے۔

7- خوداعتمادی

فرد کی صلاحیتوں کا اظہار صرف اسی صورت میں ممکن ہے جب اسے اپنی ذات پر اعتماد ہو اور وہ کسی قسم کے احساس کمتری میں مبتلا نہ ہو۔ اچھی شہریت کے فروغ کے لیے ضروری ہے کہ شہری خوداعتمادی کی دولت سے مالا مال ہوں۔ اس طرح وہ اپنی صلاحیتوں کے ذریعے اپنے ملک کی ترقی وخوشحالی کے لیے نمایاں کردار ادا کرسکتے ہیں۔

8- اللہ تعالیٰ کا خوف

اچھی شہریت کی یہ خصوصیت بھی ہے کہ فرد اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں رکھتا ہو اور یہ سمجھے کہ اپنے تمام افعال کے لیے اُس کو اللہ تعالیٰ کے سامنے جواب دہ ہونا ہے تو اسی خوف کی بدولت وہ ایسی تمام سرگرمیوں سے دور رہتا ہے جو کسی ریاست کے زوال کا باعث بنتی ہیں۔

9- احساس ذمہ داری

احساس ذمہ داری بھی اچھی شہریت کی ایک صفت ہے۔ جس شخص میں ذمہ داری کا احساس نہ ہو وہ اچھا شہری ہونے کا دعویٰ نہیں کرسکتا۔ دنیا میں جو اقوام آج سب سے زیادہ ترقی یافتہ ہیں ان کو احساس ذمہ داری نے اس مقام تک پہنچایا ہے کیونکہ ہر فرد ذمہ داری کے احساس کے تحت اپنی اپنی جگہ پر اپنے اوپر عائد کردہ ذمہ داریوں کو خوش اسلوبی سے ادا کرتا ہے۔

10- اطاعت اور وفاداری میں توازن

انسانی فطرت میں خودغرضی کا عنصر کسی نہ کسی حد تک موجود ہوتا ہے۔ اعلیٰ شہریت کے راستے میں یہ خودغرضی رکاوٹ کا باعث بنتی ہے۔ اچھی شہریت کی یہ خصوصیت ہے کہ فرد کو ریاست کے اندر کئی اداروں مثلاً خاندان، برادری اور قبیلہ وغیرہ سے واسطہ پڑتا ہے اور اس کے لیے ان کی اطاعت اور وفاداری میں توازن رکھنا بہت ضروری ہے۔ شہری کو چاہیے کہ سب سے پہلے انسانیت کے مفاد کو ترجیح دے پھر قوم، برادری، خاندان اور آخر میں اپنی ذات کو مدنظر رکھے۔

11- سیاسی وسماجی شعور

اچھی شہریت ایک شہری میں سیاسی وسماجی شعور پیدا کرتی ہے۔ سیاسی شعور کی موجودگی میں شہری اپنے قومی مسائل سے مکمل طور پر آگاہ ہوتا ہے۔ وہ ہر قسم کے تعصب سے بالا ہوکر ایسے نمائندے منتخب کرتا ہے جو ملک کو استحکام بخشتے ہیں۔ اس طرح سماجی شعور کی موجودگی ایک مہذب معاشرے کے فروغ میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔

اسلامی شہریت کی نوعیت واہمیت
(Nature and Significance of Citizenship in Islamic Perspective)

اسلامی ریاست میں رہنے والے شہری ریاست کی ذمہ داری سمجھے جاتے ہیں۔ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے مدینہ میں پہلی اسلامی ریاست قائم کی۔ اس مثالی ریاست میں شہریوں کو تمام حقوق یکساں طور پر حاصل تھے۔ دورِ حاضر کی مغربی ریاستیں جہاں دو صدیاں قبل تک غلامی جائز تھی۔ اب یہ ریاستیں آزادی کے اس تصور سے بہرہ ور ہوئیں، جو اسلام نے چودہ سو سال قبل متعارف کرائی۔ اسلامی ریاست کے اندر بڑائی اور فضیلت کا معیار تقویٰ ہے۔ مشاورت، عدل وانصاف، اجتماعی اور سماجی انصاف اس کے بنیادی ستون ہیں۔ اسلام اپنی قائم کردہ ریاست کے اندر ایک ایسا اخلاقی نظام رائج کرتا ہے، جو شہریوں کے حقوق کے تحفظ کی پوری ضمانت دیتا ہے۔ دوسری جانب شہری کے ظاہر و باطن میں ایسا انقلاب برپا کرتا ہے کہ وہ اپنے حقوق سے زیادہ دوسروں کے حقوق کا خیال رکھتے ہیں۔

اسلام نے بندوں کے حقوق کو فضیلت دی اور ان کو اللہ تعالیٰ کے حقوق کی ادائیگی کے لیے لازمی شرط قرار دیا ہے۔ تاہم یہ بات مدنظر رکھنا نہایت ضروری ہے کہ اسلامی ریاست نظریاتی ریاست ہے جو نظریۂ اسلام پر قائم ہے۔ اسلامی ریاست میں شہریوں کی دو اقسام ہوتی ہیں۔

اوّل۔ مسلم شہری۔ دوم۔ غیر مسلم اقلیتیں

ریاست مدینہ میں تمام کلمہ گو مسلم شہری کہلاتے تھے جن کو بلا تمیز رنگ ونسل، امیر وغریب برابر کے حقوق حاصل تھے۔ مدینہ کے وہ غیر مسلم جو اسلامی ریاست میں رہتے تھے، ان کو ذمی کہا جاتا تھا۔ مسلمان شہریوں کی طرح ان کو تمام قسم کے حقوق حاصل تھے۔ وہ اپنی زندگیاں اپنے عقیدے کے مطابق گزارنے میں آزاد تھے۔ ریاست کی طرف سے اُن کی حفاظت کے عوض ان پر ایک ٹیکس نافذ تھا، جس کو جزیہ کہا جاتا تھا۔ تاہم غریب غیر مسلم اس ٹیکس کو ادا کرنے کے پابند نہ تھے۔ بوڑھے، نادار، بیمار، پادری، فقراء، عورتیں اور بچے اس ٹیکس سے مبرا تھے۔ پاکستان میں اقلیتوں کے حقوق کا مکمل تحفظ کیا جاتا ہے۔ آئین کے تحت ان کو تمام حقوق حاصل ہیں جبکہ اس کے برعکس بھارت سمیت کئی ممالک جہاں سیکولرازم ہے مسلمانوں پر سخت مظالم روا رکھے جاتے ہیں۔

اسلامی شہریت کے جو اصول ہیں وہ آج کی جدید ریاستوں نے اپنا لیے ہیں۔ اسلام نے اعلیٰ شہریت کے اوصاف پیدا کرنے کے لیے ایسا نظام بنایا ہے جو فرد کو اپنی ذات سے بالاتر کرکے پوری انسانیت کی فلاح کا راستہ دکھاتا ہے۔ اسلام شہری مساوات کا ایک ایسا نظام متعارف کراتا ہے جس کے تحت تمام شہریوں کو یکساں حیثیت دی جاتی ہے۔ یعنی قانون کے تحت تمام افراد کو بغیر کسی نسلی، مذہبی یا گروہی امتیازات کے ترقی کے یکساں مواقع فراہم کیے جاتے ہیں اور ان کے حقوق کا مکمل تحفظ کیا جاتا ہے۔ اسی طرح سیاسی طور پر تمام لوگوں کو یکساں طور پر سیاسی معاملات میں شمولیت کا حق حاصل ہوتا ہے۔

جمہوریت کی بنیاد یہی ہے کہ سیاسی مساوات قائم کی جائے۔ پاکستان میں اقلیتوں کی علیحدہ شناخت کو قائم رکھنے اور

اکثریت میں مدغم ہونے سے بچانے کے لیے پاکستان کے آئین میں ان کو علیحدہ نمائندگی دی گئی ہے۔ اس کے علاوہ حکومتِ پاکستان نے اقلیتوں کے لیے جداگانہ طریقۂ انتخاب ختم کر کے مخلوط طریقۂ انتخاب رائج کر دیا ہے۔ اس طرح اقلیتوں کا دیرینہ مطالبہ پورا کیا گیا ہے۔ معاشی میدان میں بھی شہریوں کو یکساں مواقع فراہم کیے جاتے ہیں تاکہ وہ اپنی معاشی حالت کو زیادہ سے زیادہ بہتر بنا سکیں۔ آئین پاکستان تمام شہریوں کو یکساں سیاسی، معاشی اور معاشرتی حقوق فراہم کرتا ہے جس کی وجہ سے اچھی شہریت کو فروغ ملتا ہے۔

سوالات

1- شہری کی تعریف کریں نیز شہری کے قدیم اور جدید تصور کو واضح کریں۔

2- اسلامی شہریت کی نوعیت و اہمیت کی وضاحت کریں۔

3- شہریت کی تعریف کریں اور ایک اچھے شہری کے اوصاف تفصیل سے بیان کریں۔